منشورِ محمدیؐ

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ انجیل | گویاں صفت و سیرت و بر در محمدؐ

نمبر ۱ | مورخہ ۱ شہر رجب المرجب ۱۲۹۰ ہجری روز دوشنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی موحد | محمدؐ رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعتِ رسولؐ | کھلتے تقریرِ موحد کے ہین پھول | دافعِ ظلمت ہی یہ نامِ خدا | نورِ منشورِ محمدؐ مصطفا

لکھنؤ سے اِک شکوفہ جور کا | یعنے پرچہ پادری سمور کا | سیّد الکونین ختم المرسلین | آخر آمد بود فخر الاولین

نکلے ہے دو مرتبہ ہر ماہ مین | خار کی مانند حق کی راہ مین | ساری نبیون سے دِل اپنا صاف ہی | بدزبانی شیوۂ اجلاف ہی

نام رکھا شمس ہے اخبار کا | نور پر گر تا ہی شعلہ نار کا | خود رویہ مین گو خبر عیسیٰ ہی طاق | چل سکیگا پر نہ ہمراہِ براق

تہمت عیسیٰ کے منادی پر لگا | کرتے ہین توہین فخرِ انبیا | مذہب احمد ہی توحید احد | شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد

افترا بہتان و الزامِ قبیح | سرورِ عالم پہ دھرتے ہین صریح | قال حق ہی قل ہو اللہ احد | باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

اور خصوصاً ہین جو کاپادری | تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری | بی پدر فرزند پیدا ہو کہ شد | طفل یکروزہ مہد گویا او کند

سو قیون کیطرح سے بی نام و ننگ | جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ | آدم حوّا کے کب باپ تھے | قدرتِ خالق سے پیدا ہوے

کرکے تحریفِ سخن مین تا بہ میل | روغنِ پشم کو کہتے ہین پھلیل | وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا | ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا

الامان ایصانع چرخ کہن | ماش بگڑی نیل کا ہی جو شن زن | اِک خدا کو تین مین کرنا حلول | ہی سراسر شرک و نافہمی کا بھول

دین حق پر اپنے ہین ہم استوار | ہین دل و جاسے محمدؐ پر نثار | خوفِ خالق سے ڈرو اے مشرکو | اک خدا کو تین تیرا مت کرو

خبر کو اور نیز میری حوالہ میسنے کو بیان کیا ہے جن پر
عادت سے کوئی کام فرماتے ہیں پیدا ہوا ہو اور
حقانہ نہیں تھا اگر اوسکو ملاحظہ فرماتے تو کیا بات
تھی بدون دیکھے اپنی غلط رائے کے بھروسے پر
امثال اوس خبر کا غلطی پر بیان کر دینا معقول پسند
سے بعید ہے **قولہ** واہ واہ مرزا صاحب بی معلوم نہین
ست قولی کا تجربہ آپکو کسطرح ہوا جواب تو ہو سکتا ہے
لیکن تہذیب سے بعید سمجھکر ترک کیا گیا **اقول**
شاید مصنف صاحب کے مذہب مین ست قولی کا
علاج کرنا بھی داخل گناہ ہوگا کہ اوسکو تہذیب سے
بعید سمجھکر ترک فرمانا لکھتے مگر چاہیئے کہ شرم کے ساتھ
چھپا اوسکا مناسب سمجھتے ہونگے ورنہ تحریر آپکی
تو مزاج چست مزاجی کے خلاف ہے اور سست طبعی پر
دلالت کرتی ہے کیا معنی کہ جب آپکا یہہ قول ہے کہ
کوئی آدمی یا جانور سوائے ایک مادہ کے دوسری کی
خواہش کرنے پر قادر نہین ہو سکتا اور جو اوسکا پابند
ہے وہ بندہ شیطان ہے اور دنیا مین لاکھون
آدمی ایسے ہین کہ وہ ہر طرح پر ایک سے زیادہ
عورات کو خوش کرنے پر قادر ہین ایک ایک آدمی
کی بیس بیس تک بیبیان ہوتے ہوئے دو دو تین تین چار چار
منکوحہ عورتون سے اب موجود ہین انکہین کیون
اور دو کیون پر اسقدر اکتفا کرتا کہ ایک سے
سوا خوش کرنے پر قادر نہین ہو سکتا ہوا

اور ہو سکتا ہے کہ بعض آدمی ایسے ہون کہ وہ
عورت کو خوش کرنے پر قادر ہون مگر اوسکی
خواہش نہ کرتے ہون اور بعض ایسے ہون کہ
خواہش تو کرتے ہون مگر اوسکو خوش کرنے پر
قادر نہ ہون اور بعض ایسے ہون کہ نہ خواہش
کرتے ہون نہ خوش کرنے پر قادر ہون اور
بعض ایسے ہون کہ خواہش بھی کرتے ہون
اور خوش کرنے پر قادر ہون اور ایسے آدمی
بہت ہین اور ہر ملک مین ہین اور ہر زمانہ مین
ہوئے ہین اور ہونگے اور ہر ایک کی خلقت جسمی
اور مزاج مین اوسکی خلقت کے موافق فرق ہوتا ہے
ہے پھر ہمکو خدا قادر اور صابر نہین ہے بلکہ خدا
عمل قانونی کے حکم سے مجبور اور لاچار ہے اگر خدا
بادشاہ وقت اونکو دوسری بی بی کرنے پر مجبور
نکرے تو بادریون کی وعظ اور پند کو وہ آج ہی
طلاق مین اوٹھا کر رکھ دین بلکہ بامدی لوگ خود
دوسری بی بی کرنے لگین کیونکہ خواہش اور
ضرورت اقوام ملت مسیحی کی خود اونکی درخواست سے
ظاہر ہے کہ اگر وہ خواہش مند دوسری بی بی کے
ہوتے تو اپنے حاکم وقت سے اوسکی اجازت کیون
طلب کرتے اور فی الواقع ایک بی بی کی قید لگانے
مین جسقدر نقصان ہے اسقدر ایک سے زیادہ
بیاہ کرنے مین نقصان نہین دیکھو قطع نسل خاندان کے
طرف کو کیسا بھاری نقصان پہنچتا ہے جس مذہب
مین ایک سے زیادہ بیاہ کرنا منع ہے اوسمین ہزارہا
آدمی اب ایسے موجود ہین کہ جنکی ایک بی بی سے اولاد
نہین ہوئی دوسری سے ہوئی اور نام نشان انکا
قایم رہا اور جو عیسائی لوگ لاولد ہین کیا انکا
جی نہین چاہتا کہ ہم دوسری بی بی کرین اور رنج

وزن نہیں رکھتا اپنے روبرو سما جو نہ ہو برابر کے

مناسب نہیں ہے فقط راقم کا ذکر ہو بالا

غزل شرافت حسین خلص بہ مارمیہائی

حسیما ملک پر گواہ ہے

خدا کے مقابل تیرا مرتبا ہے

عجب دونوں جانب سے ہی بازی الفت

تو پیارا خدا کا ہے عاشق تیرا ہے

کہا ہر یکے خالق سے فرزند دلبند

یہ ارض و سما تیرے باعث ہوا ہے

کہیں اوج تیرا ہے موسیٰ سے بڑھکر

کہ تو عرش پر حق سے گویا ہوا ہے

کسے رتبہ تیرے برابر کہ تو تو

حبیب خدا سرور انبیا ہے

یہی اعتقاد اور مذہب ہمارا

کہ عیسیٰ خدا ہے مسیحا خدا ہے

تو روح مقدس کو کر بھیجنا نازل

گناہوں سے اب حال بدتر ہوا ہے

شفاعت کی ہے اس لئے تجھ سے امید

گنہگاروں کے بدلے تو قربان ہوا ہے

تیرا نور وہ ہے کہ نو نہ لے انور

نہ خورشید گردون میں ایسی ضیا ہے

ہو یارا ہے وصف کیونکر کہ تیرا

ثنا خوان جل ملک کبریا ہے

غزل ذکر ابنیا و حواریین

میرے دل میں ہے ابنیا کا ذکر

ہے یہ اصل اصل اصل اصل

وہی باعث خلق ارض و سما ہے

وہی قاسم رزق ہر دو سرا ہے

کہوں کیا خدا حال ہے محبت

کہ آئینہ معراج کا ماجرا ہے

خدا کے برابر ہے نام مبارک

یہ عرشیں معلی پہ لکھا ہوا ہے

تجارت کے دن ہم کو بخشانے والا

خدا کی قسم مجتبا مصطفیٰ ہے

شفیع دو عالم کی امت کا عالم

مسیح ابن مریم کا ہم مرتبا ہے

جو دار مصیبت پہ چلا رہا تھا

تماشا ہے وہ بھی خدا بنگیا ہے

کہاں ہے مسیحا کہاں عرش اعظم

وہ چرخ چہارم پہ اٹکا ہوا ہے

محب ہوں مریم کے لاریب ہیں وہ

وہ یار مشن کا چہیتا کھلا ہے

یہ وہ خوبصورت ہیں کالے کریہن

مسیح انکی خاطر ہی قربان ہوا ہے

عزا میں مسیحا ہیں مشن کا فرمان

لو شاہین منشور سے رنگیا ہے

چاند راج پریس واقع معسکر بنگلور میں اہتمام سے منشی محمد قاسم صاحب کے چھپا

دعوت نیک مین کیا ہی
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین ہین
مرغ و نان و سیم و زری میسر ہو
عیش دنیا ہی مگر خواب ہے
چاہتے ہو گر نجات اخروی
چھوڑو ہمشہ دہری مسیحی ہمایو

نصیحت علمی

از جانب افضل العلما جناب مولانا مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ سرکاری مدظلہ العالی امرتسری

۱- ہمارے خدا مین عبادت کے واسطے
۲- دوسرے بادشاہون کی درگاہ دولت پر کہ انکی اطاعت مین اطاعت خدا کی ہے اور اون کا حق واجب ہی اور نفع اون کا بڑا ہی اور ضرر اون کا بہت ہی سخت ہے
۳- مجالس علما مین کہ اون سے علم دین و دنیا حاصل ہوتا ہے
۴- چوتھی اہل جود کے ابواب فیض پر کہ اونکی عطا سے حاجت روا ہوتی ہے
۵- اُن لوگون کے پاس کہ اگرچہ وہ سفیہ ہین مگر بعض اوقات احتیاج اُنکے طرف لیجایا کرتی ہے بموجب فرمان سعدی علیہ الرحمہ

ناسزای را بجای بختیار - عاقلان تسلیم کردند اختیار

۶- اُن لوگون کے پاس جو اپنے دشمن ہین کیونکہ ملاقات اور آمد و رفت کے سبب سے دشمنی اونکی فرو ہو جاتی ہے
۷- اون لوگون کے پاس جو ۔۔۔
۸- ہمسایون اور یگانون کے پاس جنسے ملنا لازم ہے
۹- اون لوگون کے پاس جو اپنے دشمن ہین کیونکہ ملاقات اور آمد و رفت کے سبب سے دشمنی اونکی فرو ہو جاتی ہے
۱۰- اون لوگون کی خدمت مین جنکی صحبت سے حسن آداب حاصل ہوتا ہے اور اون کے ہم کلام ہونے سے موانست فضائل کے ساتھ پیدا ہوتی ہی بلکہ اہل علم کے ہمنشینی سے دنیا و آخرت کا شرف حاصل ہوتا ہے

رد جواب

ناظرین حق بین پر واضح ہو کہ مشن اخبار لودیانہ المسوم نور افشان مین ایک مضمون عدم جواز کثرت ازدواج کے باب مین کسی معترض نے بطور گمنام طبع کرایا تھا اور جو لوگ ایک سے زیادہ نکاح کو جایز اور حلال سمجھتے ہین اونکو بجا بندۂ خدا بندۂ شیطان ٹھہرایا تھا راقم نے جواب اوس مضمون نامسنون اور مصنوعی کا نقلاً و عقلاً کافی لکھ دیا تھا جسکے صداقت سے ناظرین حق پسند

ہوں نگاہ دین مرحومہ شہ مرسلین ہو بیشک ا
ہوشیار ہے اور بیجا دانی سے نشہ وزیر سرشار
بینا یہ اوہنوں سنے راقم کو الزام نادانیت کر
منسوب کرکے اپنی ہمہ دانی کو ظاہر فرمایا ہے یہ اوسکا
جواب ہی - اجی معترض صاحب طوطی بیان
برائی خدا پنجرے سے باہر آؤ گم نام بولیان کب تک
بولوگے اپنا نام بھی تو بتلاؤ فکر موحد کے
چھپے سنو اور سلسلہ ہوکر اپنی سیٹی بجاؤ تاکہ اہل
انصاف ناظرین معلوم کرین کہ نادان اور ناواقف
اور جاہل کون ہے اور معلومات علمی سے کون بہرہ ور
ہے - اجی معترض صاحب اب آنکھین کھولکر دیکھو
کہ مجموعہ بیبل جو عیسائیون کے دین کی کتاب ہی
اوسکی روسے کثرت مناکحت کس تائید کے ساتھ
مباح اور مبارک اور میمون ہے اگر عیسائی لوگ
اپنی عقل اور پنچایتی عمل کو خدا اوسکی پیغمبرون اور
اپنے اماموں کے اقوال پر مسلم اور فایق سمجھتے
ہین تو وہ جدی بات ہے - اور جو کلمات معترض
صاحب نے میری ذات خاص کے نسبت نامزد فرمائی
ہین اونکا جواب بعد تحویز ثبوت کثرت مناکحت کے
لکھونگا - واضح ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے
رسم کثرت مناکحت تمام ممالک مشرکہ مین چلا
آتا ہے اور جواز اسکا کتب سماویہ سے بھی ثابت
ہے چنانچہ یہہ آیت ملاحظہ طلب ہین باب سی ام

آیا اور بیٹے کو بھی دیکھا کہ وہ نیچے سے نیچے تک
مرصع ہے - آیت اور اس نے اپنے مالک کو
اوسے دیا اور اسکی جورو بی بی اور یعقوب اوس
پاس گیا ۵ - آیت اور بلہہ حاملہ ہوئی اور یعقوب سے
بیٹا جنی ۱۰ - آیت اور لیاہ باندی زلفہ بھی یعقوب
سے ایک بیٹا جنی - الغرض اس باب کا خلاصہ یہہ ہی
کہ راخل نے بانجھ پنے کے باعث آزردہ ہوکر اپنی لونڈی
بلہہ یعقوب کو دے اوسسے دان اور نفتالی پیدا
ہوئے لیاہ نے اپنی لونڈی زلفہ یعقوب کو دی اور
اوسسے جد اور آشر پیدا ہوئے - لیاہ سے اشکار
اور زبلون اور دینہ پیدا ہوئے - راخل سے یوسف
پیدا ہوا - اور حضرت ابراہیمؑ کے دو جورو اور تین
دیکھو کتاب پیدائش موسیٰ باب بست و یکم آیت ۱
اور خداوند نے جیسا کہ اوس نے فرمایا تھا سرہ پر نظر
کی اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا سرہ کے لئے کیا
۲ - چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لئے بڑھاپے
مین اوسی مقرر وقت پر جو خدا نے اوسسے کہا تھا
ایک بیٹا جنی ۹ اور سرہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری
کا بیٹا جو وہ ابرہام سے جنی تھی ہنسی مارتا ہے -
اس باب کا مطلب یہہ ہے کہ اسحاق کا پیدا ہونا
ختنہ پانا - سرہ کی خوشی منانی - ہاجرہ اور اسمٰعیل

نکالے جاتے - ۱۰ برہ تک حال ہوی فرشتہ کا
اوسے قتلی دینا وغیرہ - اوتی سموئیل باب بست و
پنجم آیات ۲ تا ۴۔ اور اسرائیل نے جلدی کی اور اندر کی
گود سے پر سوار ہوئی اور اپنی پانچ لونڈیان جو
اسکے جلو مین تھین لین اور داؤد کے قاصدون کے
ساتھ روانہ ہوئی اور اوس کی جورو بنی ۳ ۴ اور
داؤد نے یزرعیل مین سے اخینوعم کو بھی جورو کیا
سو وے دونون اوسکی جوروان ہوئین - کتاب
پنجم موسیٰ صحیفہ اولی سموئیل آیات ۱ - ۲ - ۱۱ -
۳۰ آیت ۱ - کوہستان افرائیم مین راماتیم
صوفیم کا ایک شخص تھا اور اوسکا نام القانہ تھا وہ
یروحام کا بیٹا تھا جو الیہو کا بیٹا جو توحو کا بیٹا جو
صوف افراتی کا بیٹا تھا ۲ - اوس کی دو جوروان
تھین ایک کا نام حنہ تھا اور دوسری کا فنینہ
۳ اور ایسا ہوا کہ حنہ کے حاملہ ہونے کے بعد
جب دن پورے ہوئے وہ بیٹا جنی اور اوسکا نام
سموایل رکھا اس لئے کہ اوسنے کہا کہ مین نے
اسے خداوند سے مانگ کے پایا ہے - اور بہت سے
آیات ہین جو تمہ مین لکھی جائینگی مگر معترض صاحب
اور لوسکے معاونون کو معلوم ہو کہ مورخین
جیسا یوسف نے بہی بہت سے کتابین بخوبت جواز
تعدد ازدواج مین تصنیف کی ہین چنانچہ برناڈوا
تا مسن پیشوائی فرقہ کیتولیس نے قریب وسط

و لبیون مندی کے چند دلائل ثبوت جواز تعدد
مذکور مین لکھین اور قریب اوسی زمانہ کے ایک
اور رسالہ ثبوت جواز ازدواج مین مشہور ہوا -
میدن صاحب اپنی کتاب مسمّی بہ اکثر بیرکا مین جہان
کرتے ہین کہ تعدد ازدواج فقط یہودیون مین ہی نہ
تھا بلکہ اور فرقون مین بہی تھا لیکن متبنین جواز تعدد
ازدواج مین سے جان ملٹن صاحب سب سے زیادہ
مشہور و ممتاز ہین صاحب موصوف اپنی رسالہ مسمّی
بہ تیرتیمزان دی کرسچن ڈاکٹران مین پہلے تو بہت
سے آیات توریت در باب علت فعل معلوم لکہتے
ہین بعد ازان کہتے ہین حزقیل کہ اعلان اسکی یہ
ہے کہ صحیفہ حزقیل کے باب بست و سوم مین خدا اپنی
باری مین فرماتا ہے کہ میرے دو معبین ہین ایک
زوجہ کا نام اہولاہ ہے اور دوسری کا نام اہولیاہ
اور یہ ظاہر ہے کہ اگر تعدد ازدواج جو اس قول
خدا سے معلوم ہوتا ہی اگر واقع مین کوئی ہتک اور
بے شرمی کی بات ہوتی اور بقول لال بجہکڑ معترض
صاحب بندۂ شیطان ہونا ہوتا تو بہواہ یعنے
خدا اسطرح تو بطور مثل کے بہی اپنی نسبت نہ فرماتا
اور اپنی ذات پاک پر اس فعل کو روا نہ رکہتا پس اب
راقم پوچہتا ہے کہ کون وجہ سے ایسا فعل خلاف
حیا اور خلاف مرضی خدا ہو سکتا ہی اور معترض کس
موہنہ سے بندۂ خدا کی جگہہ بندۂ شیطان کہہ سکتا ہی

اگر کثرت مناکحت پہلی فحر بستان مین جایز نہوتی
تو لازم آتا ہی کہ معاذ اللہ ان لوگون سے اپنی
پیشون نے سازش کیا ہو اور انکی سندی لوگ
جو ان پیشون سے پیدا ہوی حرامی ہو اور سزا بقول
تمہارے اب بندہ شیطان ہون چنانچہ متی کی
انجیل اباب ۱ - آیت لشب نامہ یسوع مسیح داؤد اور
ابرہام کے بیٹے کا ۲ - ابرہام سے اسحاق پیدا ہوا
اور اسحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یہودا
اور اسکے بھائی پیدا ہوئے اور اسیطرح ۱۶ - اور یعقوب
سے یوسف پیدا ہوا جو مریم کا شوہر تھا جسکے پیٹ سے
یسوع جو عیسیٰ کہلاتا ہے ۱۷ - پس سب پشتین ابرہام
سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے بابل
کو اٹھ جانے تک چودہ پشتین اور بابل کو اٹھ جانے
سے مسیح تک چودہ پشتین ہین اور معترض کی
ہمہ دانی قابل غور ہے بے فائدہ بے علاقہ مرقس کے
انجیل اباب ۲ - آیت سے ۹ تک آیات جو طلاق
کے باب مین مذکور ہین اپنی ہمہ دانی کے باعث
لکھہ دی ہین کہ جنکا جواب کافی وافی آیندہ قلمبند
ہوگا مگر یہان اتنا یاد رہے کہ انکا دعوی بالکل
غلط ہے انجیل مین تو اسکا کہین ذکر تک نہین ہے
البتہ نامجات پولوس سے فقط یہہ حکم ثابت ہوتا
ہے کہ حکام اور پادری صرف اون لوگون مین سے
متروکے جائین جو ایک زوجہ رکھتے ہون لیکن

اس حکم سے یہ ضرور ہوتا کہ ایک زوجہ سے زیادہ
کرنا کفر ہوتا سو ایسے کہ اگر ایسا ہوتا تو ازروے
مہ سب لوگون کی بابت مقرر کیجاتی بلکہ اس سے
فقط یہہ سبب تھا کہ جسقدر عیسائی متفرقہ فرقہ
مین کم مبتلا ہون گے اوسقدر بہتر ہو۔ دین بحالا
کی اونہین فرصت ملیگی لہذا اکثر مناکحت نامجات
پولوس مین صرف خاوندان مکالمسا کی نسبت ممنوع
اور انکی نسبت بھی اگر اس فعل کی عادت ہے تو
راہ سے نہین کہ اسمین کوئی گناہ ہے مگر ہمارے
اس زمانہ مین اکثر پادری مقدمات طلاق مین ایسے
مبتلا ہین کہ اونکو سر کھجلانیکی فرصت نہین جائداد
زمین خریدتے اور رہن رکھتے اور سود پر روپیہ
چلاتے ہین اگر معترض صاحب ذرا گریبان مین
موہنہ ڈالکر دیکھین گے تو انکو نظر آسکتا ہے کہ وہ
کس طمع دنیاوی مین گرفتار ہین ہان پادری
لوگ جنکی اوقات خیرات کے ٹکڑہ سے بسر ہوتی ہو
اگر وہ اپنی نسبت کثرت مناکحت کو ناجائز اور معیوب
سمجھتے تو مضائقہ نہ تھا مگر وہ بھی بخلاف اس کے صدہا
طرح کی بلیات دنیاوی مین ماخوذ ہین پھر کسی
دوسرے کی نسبت وہ ایسا کہنے کے کب مجاز ہو سکتے
ہین - اب ذرا اور معترض صاحب کا منہ موہنہ دہوکر
اپنے ہمذات عیسائی بھائیون کا حال سنئے کہ جسے
اور تازہ گل کہتا ہے وہ یہہ ہے قیصر روم جس نے

انجیلستان کو فتح کیا تھا اوسکو بیان سے علوم
ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم کے عیسائیون مین رسم تعدد
شوہر جاری تھا یعنے دس بارہ شوہر ایک زوجہ مین
شریک ہوتے تھے جب رومن کیتھولک اون انکلو
زمانہ کے لوگون مین آئے تو اونہون نے رہبانیت
اور تجرد کی رواج دی لہذا یہہ فتوی دیا کہ جو شخص
کسی زن بیوہ سے عقد کریگا وہ مرتکب جرم عقد زنین
ہوا اور از روی شریعت مسیحی مستحق سزا ہوگا آخر الامر
گہتے گہتے اب عیسائیون مین ایک زوجہ کا رسم رہگیا
اور تاریخ مسمی بہ تاسیٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی رسم
قدمای اہل جرمن مین بہی تھا - اب مناسب ہو کہ
معترض صاحب اپنی غلطی کی اصلاح فرمائین اور
بتلائین کہ یہان جوڑا کہان ہے بلکہ کس تاکید کے
ساتھہ بیاہ سے منع کیا جاتا ہے وہ تو ایک بی بی کے
لئے اتنی لمبی چوڑی تمہید بہی ندارد ہے
چنانچہ پولوس نے نامہ قرنتیون کے باب ٧ ورس ٨
مین یہہ لکہا ہے - کہ مین بن بیاہون اور بیوہ اون
کو یہہ کہتا ہون کہ اونکے لئے اچہا ہے کہ ایسے رہین
جیسا مین ہون ٩ لیکن اگر ضبط نکر سکین تو بیاہ
کرین پہر اوس باب کے ورس ٣٢ و ٣٣ و ٣٤
مین لکہا ہے کہ مین چاہتا ہون کہ تم بے اندیشہ رہو
کیونکہ بن بیاہا خدا کے لئے اندیشہ مند رہتا ہے لو
دسکو خوش کرے اور بیاہا ہوا اندیشہ مند رہتا ہے کہ

کہ جورو کو راضی کرے اسلیے وہ اور خدا کو راضی
کرنیکا اندیشہ رکہتی ہے اور بیاہی ہوئی شوہر کو راضی
کرنیکی اندیشہ مین رہتی ہے اب دیکہو کہ برخلاف تم
مندرجہ باب ٢ کتاب پیدائش کے کون مرد اور عورت
کو جدا کرتا ہے جنکو خدا نے ایک تن بنایا ہے اور انکی
کتاب آسمانی مین بیاہ سے منع کیا جاتا ہے اس لئے
حضرت پولوس وغیرہ سب خود مجرد رہے اور اب تک
بہت عورات اور مرد عیسائی اسیطرح مجرد رہتے
ہین جیسا کہ مردان کے عیسائی فقیر عورت سے یہان
تک متنفر ہین کہ کوئی چرند پرند جانور کا مادہ اپنے
پاس نہین رکہتے - اب معلوم نہین کہ جناب متعرض
صاحب موافق فرمان حضرت پولوس کس کے لئے اندیشہ
مند ہین آیا پولوس کی مانند مجرد رہکر خدا کو راضی کرتے
ہین جیسا کہ ٣٢ آیت مین مذکور ہوا یا ٣٣ آیت
کی پیروی ہین - پر وہ جو بیاہا ہے دنیا کے واسطے
اندیشہ مند ہے کہ کیونکر اپنی جورو کو راضی کرے -
جب تک معترض صاحب ان آیات کی تفسیر بیان
نکرینگے قیامت تک اس اعتراض کے شکنجہ سے
نچہوٹینگے بالفرض اگر ٩ آیت پر اونکا عمل ہے -
٩ لیکن اگر ضبط نکر سکین تو بیاہ کرین یعنی کہ بیاہ
کرنا جلانے سے بہتر ہے - تو مہربانی فرماکر ہمکو
٣٢ - آیت کی تغیر مفصل سمجہائین وہ یہہ ہے
٣٢ پر مین چاہتا ہون کہ تم بے اندیشہ رہو جو بن

نیا ہے خداوند کے لئے اندیشہ مدار رہتا ہے کہ
ہو مگر خداوند کو راضی کرے۔ اب ہاتھی نکل گیا دم
باقی ہے اجی معترض صاحب آپ نے مشن کی کتب
خانہ سے لیکر تواریخ روم اور رفرمیشن یعنی اصلاح
مذہب عیسائی کے کتابون کا تو سیر فرمائے کہ جسے
آپکو پاپ اور پوپ اور اگلے زمانہ کے مجرد پادری
صاحبان کا حال معلوم ہو جائے کیونکہ اوس زمانہ
مین شادی لی پادریون کو بالکل ممانعت تھی اکثر
پادری لوگ پوشیدہ عورتین غیر منکوحہ گھر مین
ڈالکر اون سے مقاربت کیا کرتے تھے اور
اگر کوئی پادری کسی عورت سے فعل شنیع کرنا چاہتا
تھا تو وہ پاپ کو جو امام دین عیسائی کا ہوتا
نیں دیکر بلا وسواس کرتا چنانچہ جرمنی کے
ایک پاپ نے ایک سال مین ۱۱ ہزار پادریون کی
درخواستین عورات غیر منکوحہ رکھنے کے باب مین
منظور فرمائین اگر اس تحریر پر بھی آپ کے دلکی
تسلی نہو تو باقی آیندہ کے مضمون مین انشاء اللہ
تعالی آپ کی دلکی کلی کھلجائیگی باقی آیندہ۔

راقم مرزا موحد جالندہری۔

بقیہ ردجواب

قولہ سکو معلوم ہے کہ مرزا صاحب مشن کے دیرینہ
نکخوار ہین اور نیز نور افشان کے بڑے مددگار۔

اقول راقم نوکری پیشہ ہے مختلف مقامات
پر چاکری کرتا ہے صاحب لوگون کو پڑھاتا ہے
چند روز سے مشن اسکول کی بھی حاضری اور مدد کی
اختیار کی تھی اگر اس کے ذریعہ سے آپ بھی سخن کا
حرف اخیر فرماتے تو مضایقہ نہ تھا خطاب نمک خواری
مشن میری نسبت کسی طرح صادق نہین آسکتا
یہہ خطاب تو اون صاحبان کو سزاوار ہے جو ٹکڑ
نان جوین کھانے سے مخرف ہوکر اندہ اہیل بازاری کا
پر للچاتے ہین کرتی پتلون جاکٹ پہنکر جامہ سے
باہر ہو جاتے ہین اپنا موہنہ آئینہ مین نہین دیکھتے کالا
آدمی خراب ضرور بتلاتے ہین جو تمام جہان کے عیوب
ہین وہ بیچارے کالون سے نامزد فرماتے ہین اور مجھہ
نہین دیکھتے کہ ہم کیا ہین اور کیا گیت گاتی ہین بھلا
مجھہ بیچارہ کو خطاب نمک خواری سے کیا سروکار ہے
اسکے جو حقدار ہین اونکو مبارک ہو۔ قولہ البتہ یہ
ضرور ہے کہ پادری صاحبان جنکے پاس یہہ کام کرتے
تھے کسی قصور کے عوض مین اونکو برخاست کر دیا اور
اوسکا عوض مرزا صاحب نے اسطرح ظاہر کیا۔

اقول اس عبارت سے اب معلوم ہوتا ہی کہ معترض
صاحب کو کما حقہ میرے قصور برخاستگی سے آگاہی
نہین ورنہ کیا امکان تھا کہ وہ رائی کو پربت اور قطرہ
کو دریا میرے قصور کے اظہار مین نہ بناتے چونکہ
معترض صاحب نے میری نسبت لفظ قصور موہوم
ارقام فرمایا ہے لہذا مجھکو ضرور ہے کہ مین اپنے

حضور کی تشریف سے ناظرین کو مطلع کر دیا اور
وہ یہ ہے کہ - مینے ایک سوال جواب طلب پادریان ہند
کی خدمت مین بطور دریافت مسئلہ کے استفتا کے لکھکر
چھپوایا تھا کہ جو شخص بذاتہ بیکر مارا اور گزٹ گورنمنٹ
پنجاب ۱۸۶۱ء کے صفحہ ۵۰ کے رو سے اشتہاری
اور ملزم روپوش رہا اور جا بجا حلیہ اوسکا بذریعہ
سرکلر نمبر ۳۶ و نمبر ۱۱۲۹ مورخہ ۸ جون ۱۸۷۱ء
واشتہار ہو وہ مدت دو سو روپیہ جرمانہ اور چالیس ضربتازیانے
پیدا اور تین سال کیلئے قید ہو چکا ہو ایسا شخص کونسی
دستور العمل اور ضوابط شرع کی رو سے عیسائی
ہو کر پادری ہو سکتا ہے - یہہ سوال اخبار نور افشان مین
چھپا اور جو سکی داڑھی مین تنکا پادری رجب علی صاحب
کا تھا تہنکا اونہون نے فوراً ایک خط اپنی برأت
اور بچاؤ کے غرض سے اپنی مرزبی پادری گولکہ
ناتہہ صاحب کو اس مضمون سے لکھا کہ مرزا موحد کو
آپ سمجھا دین کہ وہ اظہار اوس علت سے جو میرے
نام ایک مدت سے مخفی چلی آئی ہے باز رہے ورنہ
حکام ظاہر ہونے اس علت سے مجھہ سے بدظن ہو
جائینگے اور میری قلعی کھلجائیگی تو مجھکو سب کی نظرون
مین ذلیل اور شرمندہ ہونا پڑیگا اور میرا سب عیش
و آرام جو تیرہ برس کے عرصہ مین مجھکو حاصل ہوا ہے
اوسمین خلل آجائیگا چنانچہ یہہ خط رجسٹری شدہ
پادری گولکہ ناتہہ صاحب نے مجھکو دکھلایا اور کہا

فرمایا کہ تمنے سوال کے ذریعہ سے بیسبب
جب جواب گزٹ کیون ظاہر کر دیا اب تمکو یہی
بہتر ہے کہ یہ صفحہ نامہ جو ہمنے تمہارے ہاتھ
لکھایا ہے اسپر اپنے دستخط کر دو مضمون سادہ کاغذ پر
کر مین بھول گیا مجھہ سے خطا ہوی جو ہمنے گزشتہ
حوالہ سے یہہ سوال چھپوایا رجب علی مجھکو معاف
کرین اور اگر دستخط نکروگے تو ہم تمکو برخاست
کر دینگے مینے یہ تفریق پادری صاحب کی سنکر اونکی
دینداری اور انصاف پسندی پر افسوس کیا اور
یہہ مثل پنجابی اونکو سنائی کہ کیا خوب نانی خصم
کرے اور نو اسے چھٹی بہری کالے پادری تو
آپس مین رل مل کے دیدہ و دانستہ ایک نیک
ذات مجرم گورنمنٹ پنجاب کی حمایت کرین اور اسکو
عیب چھپاوین اور مجھسے ناحق ناروا معذرت نامہ
لکھاوین اور آپ خدا پرست کہلاوین مینے اونکی
نوکری چھوڑکر چلا آیا اب فرمائیے کہ حق بات اظہار
کرنا یہی معترض صاحب کے نزدیک کسی قصور مین داخل
ہے اور اس کا نام ہی قصور ہے تو مجھکو معترض صاحب
کی سمجھہ پر ہزار آفرین کہنا فضول ہے اور جائے
افسوس ہے کہ بیبل مین صاف لکھا ہے کہ تم کلیسیا ون
کو چوسون کی کہو دست بناؤ - فرمائیے اب بخلاف
اسکے کس کی طرف عمل ہوتا ہے اور متی کی انجیل باب
۱۲ اور ۱۳ - آیت مین لکھا ہے کہ میرا گھر عبادت

کہ بجائے بندہ کے شیطان کی کہو بنا۔
قولہ معلوم نہین مرزا صاحب بندہ کے معنی غلام کے
کہان سے نکالے اور شیطان کا خالق ہونا کہان سے
مستنبط کیا ہے تو شیطان کو خالق نہین کہا۔
اقول کہا ہے کہ جو شخص کثرت مناکحت کرے وہ بندۂ
شیطان کہا جا سکتا ہے۔ **اقول** ای معترض صاحب
اپنی سابق عبارت کو یاد کرو روپ بدل کر بات کرنے کا
نتیجہ ندامت ہوتا ہے تین خدامین سے ایک کا تو خوف کیا
کرو کیا خوب پہلے آپ لکھہ چکے ہین کہ۔ بجای بندۂ
خدا بندۂ شیطان کہنا چاہئے اور اب یہہ فرماتے
ہو کہ کہا جا سکتا ہے شاید یہہ اختلاف بیانی تہدیب
اخلاق کا لطیفہ یا صدق گفتار معترض صاحب کا نمونہ
ہے۔ مین کہتا ہون کہ پہلا قول معترض صاحب کا ایک
سیدہا اور سادہ کلام ہے جسمین کچھہ بھی گنجائش
تاویلات کی نہین معاذ اللہ یہہ کچھہ معترض صاحب کی
انجیل مقدس کا ترجمہ تو نہین کہ آپ جسقدر چاہین اسکو
تبدیل کر ڈالین اجی معترض صاحب مفہوم آپ کے قول
سابق کا سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ بجای کا
لفظ بلاشک قایمقام کی معنی رکھتا ہے اور جب بقول
آپکے شیطان مردود قایمقام خدا کا قرار دیا گیا
اور خدا تعالی مین جو صفتین ہین منجملہ اونکی ایک صفت
خالق ہونیکی بھی ہے پس جو شخص قایم مقام کسیکا
مقرر کیا جاتا ہے تو جو اوصاف اصلی مستقل کے ہوتے

ہین وہی اختیار عام مقام کرنیوالا رکھتا ہے پھر
جبکہ آپنے شیطان کو بجای خدا کے نظر کر چار ناچار
تو پھر اوسکے صفت خالقیت سے آپکو انکار کی کہان
گنجایش رہی یہہ تو مین نے بھی نہین کہا کہ آپنے
شیطان کو مستقل خالق کرتا ہے بلکہ میرا مدعا اور
مفہوم عبارت یہہ ہے کہ آپنے بجای کے لفظ سے
شیطان کو قایم مقام خالق ضرور مانا ہے پھر مخرفی
اپنی قول سے آپکو بے فایدہ ہے **قولہ** ہماری رائے
مین کثرت مناکحت خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔
اقول اسکا جواب اوپر دیچکا ہون اور خدا کے
اقوال اور تمہارے مقدسون کے کلام سے ثابت
کر چکا ہون کہ تمہاری رائے محض لغو اور غلط ہے اور خدا
کی مرضی کے شناخت کے لائق تمہارا ظرف نہین
معلوم ہوتا ہے بلکہ خدا کی مرضی سے مخالف ہے کیونکہ
جو شخص اپنی رائے ناقص کے بھروسہ پر افعال حضرت داؤد
علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت
یعقوب علیہ السلام وغیرہ کو داخل لغزش اور انکو
گنہگار بتلاوے وہ خود گمراہ اور خود پسندی مین مبتلا
ہے پھر ایسے شخص کی رائے کب لائق اعتبار کے ہو سکتی
ہے۔ اودہ اخبار مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۸۵۷ء مین جو ایک
خبر درج ہو چکی ہے کہ پارلیمنٹ لندن مین درخواست
گذری ہے ایک گروہ کیطرف سے کہ ایک سے زیادہ
نکاح کرنے کی اجازت ہو جائے اور معترض صاحب اوس